

بصیرت عمل اکتساب

Understanding the Learning Process

4.1.1 مفہوم Meaning :-

اکتساب کا مفہوم :- ❁

اکتساب (learning) کے لغوی معنی 'جاننا' معلومات مہارت یا ہنر حاصل کرنا مختلف عوامل کی آگاہی حاصل کرنا وغیرہ لیکن نفسیات میں کسی بات کا جاننا کافی نہیں بلکہ اس میں سیکھنا بھی شامل ہے اور سیکھنا اس وقت با معنی ہوتا ہے جبکہ حاصل شدہ علم یا معلومات فرد پر اس طرح اثر انداز ہوں کہ اس کے میلانات، رویہ اور نقطہ نظر میں تبدیلی واقع ہوتی ہو اور (1) ایسی تبدیلی طویل مدتی ہوتی ہے۔ (2) فرد کے ذہن میں موجود علم یا رویہ میں ساخت اور مواد کی تبدیلی عمل میں آتی ہے اور (3) ایسی تبدیلی اس کے تجربہ کی بنیاد پر عمل پذیر ہوتی ہے نہ کہ کسی دوسرے عوامل کی وجہ سے مختصراً یہ کہ اکتساب ایک نامیاتی جسم (organism) کی عملی تبدیل پذیری ہے۔ جسم اس لئے کہ اکتساب کے عمل میں جسم کے سارے اعضاء شامل ہوتے ہیں۔ تبدیلی اعضاء میں نہیں بلکہ ان کی حرکت کے انداز کے عمل میں واقع ہوتی ہے۔ Bode کہتا ہے کہ اکتساب صرف ایک عمل کے دوران خیالات، مہارتوں اور معلومات کی یک جائی اور دوبارہ ترتیب دینا ہے اور اس کا استحسان کرتا ہے۔ اس کی خصوصیت لچک ہے۔ اسکے اس عمل کو حالات، مواقع اور ماحول کے مطابق اختیار کرنا پڑتا ہے۔ یعنی اسکول میں بچہ کئی مضامین سیکھتا ہے اور اپنے آپ کو ایک مختلف آدمی پاتا ہے۔ یہ ایک مشاہدہ ہے کہ بچہ جب کسی تجربہ

کے دوران اگر کسی ناخوشگوار حادثہ سے دوچار ہوتا ہے تو وہ ایسے تجربات سے پرہیز کرتا ہے۔ اس نے ایسے تجربہ سے کچھ سیکھا۔ وہ جان لیتا ہے کہ آگ سے کھینا اس کے لئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے وہ آگ سے بچنے لگتا ہے یعنی اس کے رویہ میں آگ کے تعلق سے تبدیلی عمل پذیر ہوئی۔ ایسی تبدیلی مدتی ہوتی ہے۔ یہی عمل اکتساب کا مفہوم ہوگا یہ ایک عمومی تفہیم ہے اس کی ہمہ پہلو خصوصیات کا مطالعہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ماہرین نفسیات و ماہرین تعلیم کے خیالات کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

4.1.2 تعریفات :-

مرنی گارڈنر (Marphy Gardener) کے مطابق اصطلاح اکتساب رویہ کی ہر

تبدیلی پر حاوی ہے جو حالات کے تحت درکار ہے۔

" The term learning covers every modification in behaviour to meet environmental requirements "

گیٹس اور دیگر (Gates and others) کے مطابق " اکتساب تجربات کے ذریعہ

رویہ میں تبدیلی ہے۔

" Learning is the modification of behaviour through experiences".

ہنری پی اسمتھ (Henry P. Smith) کے مطابق ' اکتساب نئے رویہ اختیار کرنا یا

تجربات کے ذریعہ قدیم رویہ میں مضبوطی یا کمزوری کا واقع ہونا۔

" Learning is the acquisition of new behaviour or the strengthening or weakening of old behaviour as the result of experience"

کنکسلے اور گیری (Kingsley and Garry) کے مطابق " اکتساب ایک عمل ہے

جس سے رویہ (ایک وسیع مفہوم میں) میں افزائش یا مشق یا تربیت کے ذریعہ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

" Learning is the process by which behaviour (in the

broader sense) is originated or changed through practice or training"

پریسی ارنس اور ہیراک (Pressy, Robinson & Horrook) کے مطابق اکتساب ایک مسلسل واقعہ کا ایک ضمنی واقعہ ہے جس میں ایک محرک شخص اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ان حالات کو قابو جن کا وہ ادراک کرتا ہے اور اپنا رویہ اختیار کرتا ہے۔

"Learning is an episod behaviour in which a motivated individual attempts to adopt his behaviour so as to succeed in a situation which he perceives as requiring action to attain a goal"

کرو اور کرو Crow and Crow کے مطابق "اکتساب عادتیں، علم اور رویہ اختیار کرنے کا نام ہے۔ اس کیلئے نئے طریقے درکار ہوتے ہیں اور فرد کی ان کی کوششوں میں عمل پذیری ہوتی ہے جو وہ مشکلات پر قابو پانے یا نئے حالات سے ہم آہنگ ہونے کیلئے کرتا ہے۔"

" Learning is the acquisition of habits, knowledge and attitudes. It involves new ways of doing things and it operates in an individual's attempts to overcome obstacles or to adjust to new situations.

Melvin H. Marx کہتا ہے کہ "اکتساب رویہ میں نسبتاً ایک مستقل تبدیلی ہے جو

سابقہ رویہ کی ایک کارکردگی ہے۔ (جس کو عموماً مشق کہتے ہیں)۔

"Learning is a relatively enduring change in behaviour which is a function of prior behaviour (usually called practice)

4.1.3 خصوصیات اکتساب :-

ان تصریحات میں اکتسابی عمل کی چار خصوصیات پر زور دیا گیا ہے اولاً اکتساب کو رویہ میں ایک مستقل تبدیلی کہا گیا ہے۔ اس میں بیماری، تھکن، پختگی اور مدہوشی کی وجہ عمل پذیر تبدیلی شامل نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ تبدیلی کا راستہ مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا اظہار فرد کی سرگرمیوں میں ہوتا ہے تیسرا یہ کہ

بعض تبدیلیاں مستقل نوعیت کی ہوتی ہیں اور چوتھا یہ کہ اکتساب کا انحصار تجربات اور مشق پر ہوتا ہے۔

Hilgard نے اپنی توضیح میں کہا ہے کہ ”فرد کے رویہ میں کسی موقع پر رونما ہونے والی

تبدیلی اس کے ایسے مواقع کے متعدد تجربات کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ رویہ میں ایسی تبدیلی پیدا ہوتی رہے جو عارضی حالت (مثلاً تھکن منشیات کے زیر اثر نہ ہو) کی وضاحت نہیں کی جاسکتی۔ اس کو ایک حقیقی مثال سے یوں سمجھا جاسکتا ہے۔ بچے اپنی تعظیم اپنے مدرس کو اپنے ثقافتی انداز

میں پیش کریں گے۔ مسلمان بچہ سلام عرض کرے گا۔ ہندو بچہ ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرے گا اور ایک سکھ بچہ ست سری اکال کہے گا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان کو سابق میں اس کی مشق مل چکی تھی۔ اس طرح

دوسرے رویوں کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ جو ابتدائی تربیت ایک مستقل شکل اختیار کر لے تو ایسی تبدیلی کو اصطلاحاً اکتساب کہتے ہیں۔ بعض اصطلاحات مثلاً جبلت (instinct) نقش

(imprint) اور پختگی (maturation) کو اکتساب (Learning) سے خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ اگر ہم کسی جاندار کے رویوں کے بارے میں غور کریں تو معلوم ہوگا کہ بعض رویے

پیدائشی یا اضطراری (لا شعوری) ہوتے ہیں مثلاً سانس لینا، پلک جھپکانا، دوران خون وغیرہ۔ ایسی تمام حرکتیں کسی تربیت کے بغیر سرزد ہوتی ہیں۔زیریں درجہ کے جانداروں میں جبلتی حرکات زیادہ ہوتی

ہیں۔R. Haber نے جبلت کے بارے میں کہا ہے کہ جبلت رویوں کی ایسی وضع ہے جو عام طور پر پیچیدہ ہوتی ہے اور اس نوع کے جانداروں میں یکساں طور پر پائی جاتی ہے جبلی روپے کسی ماقبل تربیت

کے بغیر سرزد ہوتے ہیں ان کا سرزد ہونا ایک معمول کی بات ہوتی ہے یا خفیف تحریک پر رونما ہوتے ہیں۔نقش (Imprint) اس رویہ کو کہتے ہیں جس میں کوئی مشاہدہ ذہن پر نقش ہو جاتا ہے اور

لا شعوری طور پر اس کی نقالی کرتا ہے۔ مثلاً کسی بچے کے سامنے کوئی شے لڑھکائی جائے تو بچہ اس متحرک شے کی طرح جھومتے آگے بڑھے گا۔ یہ کوئی اکتسابی عمل نہیں ہے محض جبلی رد عمل ہے کسی متحرک شے کا

پیچھا کرنا ایک پیدائشی رویہ ہے یہ کوئی انتخاب نہیں ہوتا۔ پختگی (Maturation) ایک حیاتیاتی تصور

ہے۔ اس کا مطلب بچہ کی طبعی نشوونما ہے۔ پختگی اور اکتساب کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اس لئے کہ اکتساب کیلئے ایک قطعی سطح کی پختگی ضروری ہے۔ اکتساب سے پختگی متاثر نہیں ہوتی Krogman نے پختگی کو عمر رسیدگی کہا ہے Baddwin نے اس کو لیاقت اور مطابقت پذیری کہا ہے۔ پختگی میں حیاتیاتی نشوونما اور امتیاز شامل ہے۔ ایک قطعی سطح تک پختگی کے بغیر کوئی تربیت نتیجہ خیز نہیں ہوتی۔

✿ اکتسابی عمل کے پہلو :-

مندرجہ بالا توضیحات کے پیش نظر اکتساب کے جو مختلف پہلو ابھر کر آتے ہیں ان پر ذیل کے نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

✿ اکتساب۔ مطابقت یا ہم آہنگی

-: Learning as adoptation or adjustment

فرد ہمیشہ ہی ماحول سے ربط میں رہتا ہے روز پیدائش سے ہی اس کو طبعی اور سماجی ماحول سے مطابقت اور ہم آہنگی کے مسائل کا سامنا رہتا ہے۔ ان مسائل کے حل کیلئے اکتساب ہی واحد طریقہ ہے۔ کسی مخصوص صورت حال میں اپنے رویہ اور رد عمل کا کس طرح اظہار کیا جائے اس کو فرد اکتساب کے مسلسل عمل کے دوران ماحول سے ضروری ہم آہنگی اور مطابقت کی صلاحیت سے حاصل کر لیتا ہے۔ انہی وجوہات کے تحت اکتساب کو مسلسل تبدیلی پذیر حالات سے افزوں ہم آہنگی کا عمل کہا جاتا ہے۔

✿ اکتساب بطور ترقی Learning as improvement :-

اکتساب کو تربیت اور مشق کے ساتھ ترقی کہا جاتا ہے۔ یعنی ہر قسم کا اکتساب بچہ کو ترقی کی راہ میں مددگار ہوتا ہے لیکن یہ ہمیشہ ہی درست نہیں ہوتا۔ بچہ جماعت میں بہت ساری باتیں سیکھتا ہے جو مقصد کے حصول میں مددگار نہیں ہوتیں۔ عادتیں جو وہ سیکھتا ہے ان میں کاہلی، بااختیار لوگوں کا عدم احترام، سکول سے بلا اجازت غیر حاضر رہنا، بد نظمی، غلط تلفظ اور تشریح وغیرہ شامل ہیں۔ اس لئے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ہر اکتساب کامیابی کی ضمانت نہیں ہے۔

✿ اكتساب بطور فروغ Learning as development :-

اكتساب کو فروغ کا عمل قرار دینے سے قبل یہ جان لینا چاہیے کہ فروغ کا مطلب مقاصد کے حصول کے لئے درست جہت میں پیش قدمی ہے۔ wood worth کی توضیح کے مطابق اکتساب کے نتیجہ میں فروغ کی جہت پابند نہیں ہوتی اس کا رخ مثبت یا منفی ہو سکتا ہے۔ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ فرد ہمیشہ ہی درست معلومات پسندیدہ عادتوں، دلچسپیوں اور رویوں کا انتخاب کریگا۔ اس بات کا یکساں امکان ہے کہ وہ شخصیت کے منفی پہلوؤں کی جانب بھی جاسکتا ہے۔

✿ اكتساب اور رویہ میں تبدیلی Learning and behavioural changes :-

تبدیلی رویہ کا رخ چاہے جس طرف بھی ہو لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ فرد کے رویہ میں افزوں تبدیلی رونما ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ بدلتے حالات سے اپنے آپ کو ہم آہنگ کر لیتا ہے۔ اچھے یا برے کا تعلق اس کو ماحول سے فراہم ہوتا ہے۔ انسانی رویہ میں تبدیلی ہمیشہ ہی اکتساب سے قابو میں لائی جاسکتی ہے۔ دوسرے عوامل مثلاً تھکن، منشیات، امراض اور پختگی کے ذریعہ بھی رویوں میں تبدیلی رونما ہو سکتی ہے لیکن ان وجوہات سے رونما ہونے والی تبدیلیاں محض عارضی ہوتی ہیں۔ جبکہ اکتساب کے ذریعہ رونما ہونے والی تبدیلیاں نسبتاً طویل المدتی اور مستحکم ہوتی ہیں۔

✿ اكتساب اور پختگی Learning and maturation :-

ہم جانتے ہیں کہ رویہ میں تبدیلی (behavioural changes) دو وجوہات سے آتی ہے۔ (1) اکتساب کی وجہ اور (2) پختگی (یعنی عمر کے ساتھ شعور کی افزوں پختگی) لیکن رویہ کی کسی تبدیلی کے بارے میں وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی وجہ دونوں میں کونسی ہے ان دونوں کی مزید صراحت یوں کی جاسکتی ہے۔
پختگی ایک فطری عمل ہے۔ طبعی نشوونما کے ساتھ ساتھ فرد کے موروثی اوصاف ظاہر ہونے

لگتے ہیں اور اس کیلئے کوئی تجربات یا مشق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ Biggie and Hant نے ان الفاظ میں اس تصور کی وضاحت کی ہے۔ ”چھتگی فروغ کا عمل ہے جس کے دوران وقت بوقت مختلف اوصاف کا اظہار ہوتا رہتا ہے جن کا خاکہ حمل کے وقت سے ہی اس کے خلیوں میں موجود ہوتا ہے۔

" maturation is a developmental process within which a person, from time to time , manifests, different traits, the blue prints of which have been carried in his cells from the time of conception"

اکتاب کے ذریعہ رونما ہونے والی تبدیلیاں موروثی نہیں ہوتیں۔ ایسی تبدیلیاں کسی بیرونی محرکہ کی وجہ پیدا ہوتی ہیں اور اس کیلئے کچھ سرگرمیاں تربیت اور تجربات ضروری ہوتے ہیں۔

اگر رویہ کے مراحل معمول کے مطابق درجات میں پختہ ہوتے جاتے ہیں اور ان مراحل کے دوران فراہم کی گئی مشق یا تربیت بے اثر رہ جاتی ہے تو ایسی تبدیلیوں کو چھتگی سے منسوب کیا جائے گا۔ کتاب کے ذریعہ نہیں۔ بالفاظ دیگر اگر تربیت کا طریقہ کتابی تبدیلی کو کامیاب نہیں بنا سکتا یا چھتگی کے ذریعہ رونما ہونے والی تبدیلیوں میں اصلاح سے قاصر رہتا ہے تو ایسی تبدیلیوں میں کتاب کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

مچھلیوں کا تیرنا اور پرندوں کا اڑنا کو چھتگی کے ذریعہ رونما ہونے والی تبدیلیاں قرار دیا جاسکتا ہے لیکن انسان کے بارے میں ایسا نہیں کہا جاسکتا۔ اسلئے کہ اس میں تبدیلیاں دونوں وجوہات سے آتی ہیں۔ مثلاً بچہ ایک مقررہ عمر تک پہنچنے تک بات نہیں کر سکتا لیکن محض اس عمر تک پہنچنے پر وہ گفتگو نہیں کر سکتا۔ اس کو بات کرنا سکھایا جاتا ہے یعنی ایسے کتاب کے لئے اس کو تربیت، مشق اور تجربات کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ چھتگی اور کتاب دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ چھتگی کتاب میں مدد و معاون ہوتی ہے۔

اگر مدرس کونشوونما کے مدارج اور ہر درجہ کی مناسبت سے کتاب کی اہلیت کا علم ہو تو وہ اپنے متوازن طریقہ تعلیم کے ذریعہ کام (تدریس) انجام دے سکتا ہے ورنہ تدریس نقصان دہ ہو سکتی

ہے۔ مثلاً اگر مدرس بچہ کو ایسے الفاظ/ جملے سکھاتا ہے جو اس کی پختگی کے درجہ کیلئے غیر موزوں ہے تو وہ اس کی معمول کے مطابق لسانی نشوونما میں غیر ضروری مداخلت ہوگی اور بچہ کی صلاحیتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس کے برخلاف پختگی کے مناسب مرحلہ پر اس کو مناسب تربیت اور مشق نہ کرانا ایک بھول ہوگی۔

(6) اکتساب اور اعصابی نظام

-: (Learning and Nervous system)

اکتساب کو بعض وقت مرکزی عصبی نظام کے عمل میں تبدیلی کہا جاتا ہے۔ اگرچہ اکتساب اعصابی خلیوں کا عمل ہو سکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اکتسابی عمل کیلئے اعصاب کے باہمی عمل کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔

(7) اکتساب اور مقصد Learning and the goal -:

ہر اکتساب با مقصد ہوتا ہے جب مقصد قطعی اور ماہیت واضح ہوتی ہے تو مفوضہ کام کا فوری انجام دینا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ مقصد ہی ہوتا ہے جو اکتسابی موقع پر اقدام کی رہنمائی کرتا ہے چنانچہ مقصد ہی مرکزی نقطہ ہوتا ہے جس کے اطراف اکتسابی عمل گھومتا ہے۔ جہاں مقصد مفقود ہوتا ہے وہاں شاید ہی کوئی اکتساب عمل پذیر ہوتا ہے۔

(8) اکتساب اور اسکی وسعت Learning and its scope -:

اکتساب کے تعلق سے سمجھا جاتا ہے کہ دانشمندی اور حرکیاتی صلاحیت تک محدود ہے اور یہ بھی کہ صرف کچھ علم مہارتیں امر واقعہ اصول استدلال کا فروغ، قوت فکر وغیرہ حاصل کرنا اکتساب ہے یہ صرف چند اکتسابی سرگرمیاں ہیں جو رسمی طور پر کمرہ جماعت میں اور منظم اکتسابی مواقع پر عمل پذیر ہوتی

ہیں لیکن کتاب صرف ان ہی سرگرمیوں تک محدود نہیں ہے۔ یہ ایک وسیع تر عمل ہے جو انسانی شخصیت کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے اس کی وسعت میں تشکیل عادات، دلچسپیوں، رجحان، استحصان کی حس اور تنقیدی مشاہدہ عقائد کا اختیار کرنا، اقدار و تصورات، مقاصد اور نصب العین کا استقرار سب شامل ہیں۔ چنانچہ کتاب کمرہ جماعت کی تعلیم تک محدود نہیں ہوتا۔ زندگی بہت سے اکتسابی مواقع فراہم کرتی ہے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ اکتسابی سرگرمیوں کو خاص کر وہوں تک محدود کر دیا جائے کہ کوئی کس طرح کھاتا ہے، پیتا ہے اور کس طرح کا لباس زیب تن کرتا ہے اور اس کی خصوصی شوق، دلچسپیاں، رجحانات، اعتقادات، امنگیں کیا ہیں اور وہ کس طرح اپنے نصب العین اور اقدار کو پانے کی کوشش کرتا ہے وہ خود اپنے بارے میں کیا خیال رکھتا ہے وغیرہ۔ یہ سب مکتوبہ اور محصلہ رویہ کی مثالیں ہیں اور کتاب کی وسعت ان سب پہلوؤں پر محیط ہے۔

❖ اکتساب عالمگیر اور لامتناہی ہوتا ہے۔

-: Learning is universal and continuous

اکتساب عالمگیر ہوتا ہے یعنی کوئی پہلو مخصوص نہیں ہوتا۔ ہر جاندار اکتساب کرتا ہے لیکن تمام جانداروں کے مقابلہ میں انسان میں اکتساب کی صلاحیت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے اور بدلتے حالات سے خود کو ہم آہنگ کرنے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ دیگر خصوصیات کا تعلق اکتساب کے تسلسل سے ہوتا ہے ایک سرگرمی دوسری سرگرمی کی راہ کھولتی ہے اور اکتساب کا تسلسل جاری رہتا ہے۔ ہر دن نئے مسائل درپیش ہوتے ہیں نئے واقعات رونما ہوتے ہیں اور فرد کو ان سے مقابلہ کرنا ہوتا ہے جس میں اس کو اپنے رویہ میں ضروری تبدیلی لانی ہوتی ہے۔ یہ ایک لامتناہی عمل ہوتا ہے۔ اس کا آغاز پیدائش سے ہوتا ہے اور ساری عمر جاری رہتا ہے۔

4.1.4 اصول اکتساب (Principles of Learning) :-

اکتساب کے عام اصول حسب ذیل ہیں۔

- (1) اکتساب آفاقی ہوتا ہے۔ تمام جاندار اکتساب کرتے ہیں۔
- (2) اکتساب ایک مسلسل عمل ہے۔ اس کا سلسلہ مہد سے لحد تک جاری رہتا ہے۔
- (3) فرد کے فروغ کا واحد ذریعہ اکتساب ہے۔
- (4) اکتساب انسان کو حالات جمود سے نکال کر فعال بناتا ہے۔ طرز عمل میں سختی کو لچک سے بدل دیتا ہے۔
- (5) اکتساب عام طور پر با مقصد ہوتا ہے۔ مقاصد کی کامیابیوں کے طرف رواں رکھتا ہے۔
- (6) اکتساب شعوری اور لاشعوری بھی ہوتا ہے۔
- (7) اکتساب کے لئے دماغی پختگی ضروری ہوتی ہے۔
- (8) اکتساب طرز عمل میں ادراک، تاثیر اور حرکیاتی حیات کے ذریعہ تبدیلی لاتا ہے۔
- (9) اکتساب فرد کو ماحول کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کے نئے طریقوں سے آگاہ کرتا ہے۔
- (10) اکتساب نئے حالات کیلئے قابل منتقلی ہے تاکہ نئے تعلق پیدا کے جائیں۔
- (11) اکتساب قابل فراموش اور باز اکتساب بھی ہوتا ہے۔
- (12) اکتساب کے کئی ذرائع ہیں جیسے زندگی حالات، میڈیا، ضعیف، نوجوان، بچے، والدین، سماج، مدرس، کتب وغیرہ۔
- (13) اکتساب پختگی نہیں لیکن پختگی میں آسانی فراہم کرتا ہے۔
- (14) ذہانت، تدریس یا تربیت اکتساب پر اثر پذیر ہوتی ہے۔
- (15) اکتساب ہم آہنگی یا غیر ہم آہنگی یا آگے بڑھنے یا پیچھے ہٹنے میں رہنمائی کرتا ہے۔
- (16) اکتساب زندگی کو جہت دیتا ہے اور زندگی کی پیچیدگیوں سے نبٹنے میں مدد کرتا ہے۔
- (17) اکتساب نئے مقاصد کیلئے وجدان دیتا ہے۔ اس کے زیر اثر نئے اقدام مقاصد کے حصول کیلئے اور نئے زاویے نگاہ دیتا ہے نئے حالات میں ہمیشہ تہدل پذیر زندگی کیلئے۔

4.2.1 اکتساب کی اقسام :-

(1) ✓ عصباتی

(2) ✓ قابل احساس - مدرکہ Perceptual

(3) ✓ تصوراتی Conception

(4) ✓ مہارتیں Skill

اکتساب کی نوعیتوں کو کئی زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان زمروں کو قطعی شعبوں میں محدود نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ مختلف شعبوں کے اکثر اجزاء مشترک ہوتے ہیں۔ خصوصاً اس لئے بھی اکتساب میں کئی مربوط عوامل شامل ہوتے ہیں۔ تقسیم کی بعض نوعیتیں حسب ذیل ہیں۔

(1) شعوری اور غیر شعوری اکتساب

(2) تاثراتی - عصباتی - دانشورانہ - سماجی - اخلاقی اور جذباتی

(3) علمی اور غیر علمی

(4) معلومات اور مہارتوں کا اکتساب اور رجحان سازی

(5) Gagne کا مرتبہ مراتبی نظام اکتساب

(i) اشاراتی اکتساب (ii) تحریک - رد عمل اکتساب

(iii) زنجیری اکتساب (iv) لسانی ہم تعلق اکتساب

(v) انتخاب و تفریق اکتساب (vi) اکتساب تصورات

(vii) اکتساب اصول (viii) حل مسائل

4.2.1.(a) عصباتی اکتساب (Motor Learning) :-

عصباتی اکتساب اعضاء و جوارح کی مخصوص معاون سرگرمیوں کے ذریعہ عمل پزیر ہوتا ہے۔

بچے اپنی پسندیدہ اشیاء کے حصول کے لئے اقدام کرتے ہیں۔ اشیاء اٹھاتے ہیں اور اپنے ہاتھوں میں

مضبوطی کے ساتھ دبوچ لیتے ہیں۔ کھلونوں کو حرکت دیتے ہیں اور ان کو دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے ہیں۔ اس طرح سبک دستی کو فروغ ہوتا ہے۔ چلنا، اچھل کود دوڑنا اور کام کرنے کی صلاحیت افزوں فروغ پزیر ہوتی ہے۔ پچیس سال کی عمر تک سرعت آمیز عصباتی ردعمل کی صلاحیت مکمل ہو چکی ہوتی ہے۔ وہ ردعمل کا اظہار کرتے ہیں اور موقع کی مناسبت سے مناسب اقدام کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ اسباب و علل کا تفکر سے ان کے عصباتی عمل اور ردعمل میں افزوں چستی پیدا ہو جاتی ہے۔ طرز عمل میں اس نوعیت کی تبدیلی عصباتی اکتساب کے لئے ضروری ہے۔

(i) 4.2.1b ادراک کی اکتساب (Perceptual Learning) :-

ادراک کی اکتساب سے مراد ماحول میں موجود محرک یا محرکات اور اشیاء کے تعلق کی تفہیم ہے

ادراک ایک ایسا عمل ہے جس میں حیات اور معلومات کو ایک معنی خیز تجربہ کے ذریعہ ان اجزاء کی ترتیب اور ترجمانی کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔

ادراک کے مراحل حسب ذیل ہوتے ہیں۔

- (1) ماحول میں موجود اشیاء یا محرکات
- (2) حواس کے ذریعہ طبعی توانائی کا استعمال (وجود کو محسوس کرنا)
- (3) اعصاب کے ذریعہ محرک کی اطلاع دماغ کو پہنچنا
- (4) دماغ میں اعصاب کے ذریعہ پہنچنے والی اطلاعات کا تجزیہ اور ترجمانی
- (5) شے یا واقعہ کے ادراک کا متشکل ہونا

آسان الفاظ میں ادراک کا مطلب احساس + مفہوم ہے یعنی ادراک صرف آنکھوں سے

دیکھنا اور ذہنی طور پر با علم ہونا نہیں بلکہ اس کے مفہوم سے واقفیت بھی شامل ہے حواس خمسہ سے رونما ہوتے ادراک کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

(Auditory)	سماعی ادراک	سننے کی حس سے	= سامعہ
(Visual)	بصری ادراک	دیکھنے کی حس سے	= باصرہ
(Tactile)	لامسی ادراک	لمس یا چھونے سے	= لامسہ
(Ol factor)	لامسی ادراک	سونگھنا سے	= شامہ
(Gustator)	ذائقہ کا ادراک	مزہ سے	= ذائقہ

جس شے کا ادراک ہو وہ فرد موسیقی کی آواز، گرم ہوا، پھول کی بو یا شیر بنی کا ذائقہ سے مفہوم

پالیتا ہے۔ مشاہدہ اور نقالی کا ادراک بچوں میں اکتساب کی بنیاد بن سکتا ہے۔ استدلال اور مسائل کے حل کی سرگرمیوں کے آغاز اور تسلسل میں ادراک بنیادی عنصر ہے۔ ادراک کے بغیر یادداشت اور تصورات کی تشکیل ممکن نہیں ہوتی ادراک کا تعلق مشاہدہ اور توجہ سے ہوتا ہے۔ مشاہدہ ایک منظم ادراک ہے یا ادراک با مقصد ہوتا ہے۔ مشاہدہ سائنسی تحقیق کا مغز اور معلومات کے منظم فروغ میں معاون ہوتا ہے۔

ادراک پر بنیادی حواس خمسہ کے مقابلہ میں نفسیاتی عوامل کی اثر اندازی زیادہ اہم ہوتی ہے۔ کئی محرکاتی عوامل ادراک کو جہت دیتے ہیں۔ ہر فرد اپنے ادراک کی عناصر کو اپنے احاطہ تفکر میں منظم کرتا ہے۔ جب فرد اپنی صلاحیت جس کے استعمال سے وہ کسی شے کی شناخت کرتا ہے یا اس کا نام بتاتا ہے یا اس کی ماہیت اور افادیت کا اظہار کرتا ہے تو ایسی صلاحیت کو اکتساب کا نتیجہ کہا جاتا ہے۔ یعنی اکتساب کے نتیجے میں فرد اظہار کی صلاحیت حاصل کرتا ہے۔ انسانوں میں حاصل ہونے والے محرکات کو منظم کر کے اشیاء یا واقعات کا ادراک کرنے کا عمومی رجحان پایا جاتا ہے۔ ایسے رجحانات تغیر پذیر ماحول کا مسلسل اور مستحکم ادراک کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔

ادراک کی تفاوت کی وجوہات :-

کسی شے یا واقعہ کے بارے میں مختلف افراد مختلف خیالات کا حامل ہوتے ہیں وہ اپنی

انفرادی رائے اپنے سابقہ تجربات کی بنیاد پر مرتب کرتے ہیں جس کا انحصار محرکات 'صورت حال' اکتساب، تحریک، دلچسپی، رجحانات، ضرورت اور اقدار، جسمانی صحت اور حواس خمسہ کارکردگی وغیرہ پر ہوتا ہے۔ اور مسلمہ طور پر ان میں انفرادی تفاوت پایا جاتا ہے۔

✽ ادرا کی اکتساب ماقبل مدرسہ :-

عرصہ ماقبل مدرسہ میں ادرا کی اکتساب نہایت صحت سے فروغ پاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچوں کو اپنے کھلونوں کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔ اس میں عام طور پر کوئی مداخلت نہیں کی جاتی بلکہ لوگ دلچسپی سے ان کی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

مدارس میں ادرا کی اکتساب کے کئی مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ بچوں کو ماحول سے ربط قائم کرنے کی زیادہ آزادی ملنی چاہیے۔ تاکہ وہ انکشافی سرگرمیوں میں اپنی دلچسپی کو فروغ دیں۔ جب طلباء کو فطرت میں لے جاتا ہے تو وہ فطرت میں موجود بوقلمونوں کا دلچسپی سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اپنے سایہ کا گھنا بڑھنا۔ غایب ہو جاتا دیکھتے ہیں اس تبدیلی کی ماہیت کا ادراک کرتے ہیں اور اپنی استعداد کی مطابقت میں کسی نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں وہ ہری گھاس پر شبنم کے قطروں کا احساس کرتے ہیں، وہ پھول کی پتیوں کی ساخت اور بافتوں پر غور کرتے ہیں۔ مختلف درختوں کے تنوں کی نوعیت اور انکی سطح بناوٹ میں موجود فرق کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ تتلیاں جمع کرتے ہیں۔ مختلف درختوں کے تنوں کی نوعیت اور انکی بناوٹ میں موجود فرق کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان معلومات کو جذب کر لیتے ہیں۔ فطرت کے مشاہدہ کے ذریعہ حاصل معلومات کا ادراک اور انجذاب ان اشیاء واقعات وغیرہ کے بارے میں مزید معلومات کی جستجو کی راہ ہموار کرتا ہے۔

(ii) 4.2.1.b تصویری اکتساب :-

تصویرات فطرت میں موجود اشیاء، وغیرہ کی شناخت میں معاون ہوتے ہیں اور ماحول کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی دشواریوں میں کمی کا باعث ہوتے ہیں اس لئے ہمارے تعلیمی نصابوں میں تصویرات

کی تشکیل کی تربیت کو اہمیت دی جاتی ہے۔ تصورات نہایت مجرد نظریات کے پیچیدہ نظام ہوتے ہیں جن کو کامیاب تجربات کی بنیاد پر استوار کیا جاسکتا ہے۔

تصورات کو کسی شے یا اشیا یا واقعات کی خصوصیات کے بارے میں منظم معلومات کہا جاتا ہے۔ ایسی معلومات ہم کو اشیاء یا اشیاء کے مجموعوں میں تمیز کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ درحقیقت تصورات سے مراد قابل شناخت عام افراد یا اشیاء اور افراد کی ذہنی ساختیں ہیں۔ شخصیتوں کے اوصاف کا ذکر قاموس، لغات اور کتابوں میں منظم معلومات کے انداز میں پایا جاتا ہے۔ ان کا (معلومات) مفہوم اور مطلب ایسے ہی لوگ یا لوگوں کے گروہ قبول کرتے ہیں جو ان تحریروں کی زبان سے واقف ہیں۔

تصورات کی تشکیل منفرد اکتسابی تجربات اور پختگی کے مراحل کی مرہون منت ہے ان تصورات سے سماجی اور طبعی ماحول کے بارے میں غور کرنے میں مدد ملتی ہے۔ چنانچہ تصورات کو مشاہدہ کی بنیاد پر ذہنی ساخت یا ذہن میں مرتب نظریات کہا جاسکتا ہے۔ کسی مخصوص شے یا واقعہ یا عمل کے تصورات کو اعلیٰ پختگی اور زائد تجربات کے زیر اثر ہم دوبارہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ مثلاً کمپیوٹر کے بارے میں تصورات بچپن میں تشکیل پاتے ہیں اعلیٰ نشوونما اور جدید تجربات کے نتیجے میں ان کی جگہ جدید تصورات تشکیل پائیں گے کسی آلہ یا شے کے بارے میں بچوں کے تصورات تجربہ کار افراد کے مقابلہ میں محض سادہ اور ابتدائی ہوں گے۔

تصورات ایک نوعیت کے محرکات ہوتے ہیں جو مشترک خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ کوئی شے، واقعہ، فرد، تحریر یا گفتگو محرکہ ہو سکتی ہے۔ ان محرکات کو عموماً بعض اسماء سے موسوم کرتے ہیں۔ مثلاً طالب علم۔ مدرس۔ صفات۔ مثلاً ذوق فہم طالب علم۔ ذمہ دار مدرس بہترین مدرسہ وغیرہ۔ ان تمام تصورات میں اقدار مشترک پائے جاتے ہیں۔ ان میں انفرادی اور گروہی تصورات شامل ہیں اس کے برخلاف چند محرکات ایسے بھی ہوتے ہیں جو تصورات کا اثر نہیں رکھتے مثلاً اسماء خاص کسی فرد کا نام یا

کتاب کا نام یا پھر کسی مقام کا نام اگر ان کے ساتھ کوئی خصوصیت بیان نہ کی جائے۔ چنانچہ تصورات سے کسی نوعیت کے تخریک مراد لی جاتی ہے۔

برونر Bruner نے تصورات کو تین نوعیتوں میں تقسیم کیا ہے۔ ان کا علم ضروری ہے تاکہ مثالوں کو اس انداز میں پیش کیا جاسکے۔

(1) عطفی (Conjunction) :-

ایسے تصورات جن کے کئی پہلو لازم و ملزوم ہوتے ہیں مثلاً کسی پھل کا تصور = اس کے تصور کے ساتھ ہی اس کا نام، وضع، ذائقہ، افادیت وغیرہ کے تصورات بھی لازمی طور پر جڑے ہوتے ہیں۔

(2) غیر عطفی (Disjunctive) :-

ایسے تصورات جن کے ساتھ دیگر تصورات، ملزوم نہیں ہوتے ان کے اظہار کے لئے متبادل خصوصیات استعمال کرتے ہیں مثلاً ”شہری“ ایسا فرد ہوتا ہے جسکی ولادت کسی ملک میں ہوتی ہو یا وہ اس ملک کے شہری کی اولاد ہے۔

(3) تعلق (Relational) :-

یہ بھی عطفی کی طرح کے تصورات ہوتے ہیں۔ عطفی تصورات مختلف تصورات کا مجموعہ ہوتے ہیں اور ان تصورات میں کوئی منطقی ربط ہونا ضروری ہے۔ لیکن تعلق تصورات میں ان کے اجزاء باہم تعلق رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر ارونا موہن نے ”ماں“ کی مثال دی ہے۔ جس کے ساتھ دیگر تعلق تصورات مثلاً بھائی، بہن، (رشتہ دار) مہنگائی افراط زر اور مصارف زندگی (معاشیات) مکان۔ صفائی کوڑا کرکٹ (ماحولیات) وغیرہ باہم تعلق رکھنے والے تصورات کے فروغ کا مقصد ان میں مختلف خصوصیات کے حامل تصورات کی اصولی اور منطقی طور پر گروہ بندی کی صلاحیت اجاگر کرنا ہے۔ اس کے ذریعہ وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ خصوصیات کی ماہیت کی شناخت کریں اور باہمی تعلق پر غور کر سکیں۔

4.2.1.iii مہارتوں کا اکتساب :-

مہارت سے مراد کسی کام کی تکمیل کے لئے پیچیدہ حرکیات (عصبانی عمل) کے ہموار اور صحت کے ساتھ استعمال کرنے کی اعلیٰ صلاحیت ہے۔ بچہ جسمانی مہارتیں بچپن میں ہی حاصل کر لیتا ہے۔ جس میں دستی مہارتیں، باتوں کی مہارتیں شامل ہے۔ کسی کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کی مہارت کو سعی و خطا کے اصولوں پر حاصل کر لیتا ہے۔ کارکردگی کی موزوں مہارت مشق کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ R.H.Dave نے مہارتوں کی حسب ذیل گروہی تقسیم کی نشاندہی کی ہے۔

(1) نقالی (Imitation) :-

نقالی سے مراد مشاہدہ کرنے اور کسی کے طرز عمل کو اختیار کرنا ہے۔ ایسی کارکردگی غیر معیاری بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً مصوری کے اعلیٰ نمونوں کی نقل بنانا وغیرہ۔

(2) خوش اسلوبی سے کام نپٹانا (Manipulation) :-

بچے (طلباء) احکام کی پیروی کرتے ہیں اور کوئی کام انجام دیتے ہیں مثلاً سبق پڑھنے کے بعد یا کسی کام کے بارے میں کچھ پڑھنے کے بعد اپنے طور پر کچھ کام نکال لینا۔ اس طرح بچے اپنی مہارتوں کو ترقی دے سکتے ہیں۔

(3) کام میں کامل صحت (Precision) :-

کم غلطیوں کے ساتھ یا غلطیوں سے پاک کام انجام دینا۔ اپنے کام کے معیار میں عمدگی پیدا کرنا۔ اصولوں کی عین مطابقت میں اس طرح بار بار کام انجام دینا کہ کام قطعی درست اور نہایت عمدہ ہو جائے۔

(4) ترتیل و ترتیب (Articulation) :-

سہجہ کی کڑیوں کا مربوط سلسلہ جس کے ذریعہ ہم آہنگی اور غیر رسمی موافقت حاصل

کر سکتے ہیں مثلاً ایک ویڈیو کی تیاری جس میں موسیقی، تمثیل، رنگینی اور صوت شامل ہوں۔ اس میں مختلف عناصر ہم آہنگ ہوں اور تاثر انگیزی کا اظہار ہو۔

(5) اپنانا (Naturalisation) :-

اعلیٰ کارکردگی برجستہ بن جاتی ہے۔ حصول مقصد کے لئے زیادہ سوچ بچار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہا جاتا ہے کہ کسی کام کے مسلسل انجام دینے سے اس کا انجام دینا فطرت ثانی بن جاتا ہے۔ عادتاً انجام دئے جانے والے کام مثلاً ماہر کھلاڑی۔ کاریگر وغیرہ۔

اعلیٰ ترین صلاحیت حاصل ہونے کے بعد کم سے کم توانائی کے استعمال سے کارکردگی سرعت آمیز۔ غلطیوں سے پاک اور نہایت مربوط سرگرمی انجام پر یز ہوتی ہے اکتساب میں انتہائی فروغ یافتہ مہارتوں پر زور دیا جاتا ہے۔

✽ مضامین میں درکار مہارتیں (Subject specific skills) :-

ہر مضمون کے تدریسی مقاصد میں شامل مہارتیں حسب ذیل ہیں۔

- (1) زبان Language : بنیادی طور پر سننا۔ بولنا۔ لکھنا اور پڑھنا اور دیگر ذیلی مقاصد
- (2) ریاضی Mathematics : چار بنیادی مہارتیں یعنی جمع۔ تفریق۔ ضرب اور تقسیم اور دیگر ذیلی مقاصد۔

(3) سائنس Science : ڈرائینگ۔ تجربات، علت و معلول۔ تجزیہ و ترکیب وغیرہ۔

(4) سماجی علوم Social studies : نقشہ کشی۔ تخمینہ سازی (بجٹ) قیادت۔ شہری ذمہ داریاں وغیرہ۔

✽ طبعی مہارتیں :-

ہر پیشہ میں متعلقہ پیشہ ورانہ مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالیہ برسوں میں مہارتوں کو غیر

محنت طلب (soft) اور محنت طلب (hard) گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس گروہ بندی سے ہم

آجکی کا ایک جدید پہلو برآمد ہوتا ہے۔ یہ مہارتیں مشینی مہارتوں سے مختلف ہوتی ہیں۔

زندگی کی مہارتیں (Life skills) :-



قومی نصابی کے نظام العمل National curriculum Framework-2000

میں زندگی کی مہارتوں پر زور دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد نو عنفوانی بچوں کو زندگی کی بنیادی مہارتوں کی معلومات سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ زندگی میں پیش آنے والے خدشاتی موقعوں کا متاثر کن انداز میں مقابلہ کریں عالمی ادارہ صحت World Health organisation کے مطابق زندگی کی مہارتوں کا مطلب روزمرہ درپیش مطالبات اور دشواریوں کے مقابلہ کے لئے درکار قابل قبول اور مثبت طرز عمل کی اہلیت ہے۔ انسانی صلاحیتیں جو استعمال میں آتی ہیں تو وہ مہارتیں بن جاتی ہیں۔

زندگی کی بنیادی مہارتیں (Core life skills) :-



(1) تنقیدی تفکر کی مہارت (Critical thinking skills) :-

Bayer کے مطابق تنقیدی تفکر معلومات حاصل کرنے ان کا تنقیدی جائزہ لینے اور متاثر کن انداز میں استعمال کرنے کے رجحان کو کہتے ہیں۔ تجزیاتی اور ترکیبی (حاصل شدہ معلومات کو معنی خیز انداز میں مرتب کرنا) صلاحیتیں یا مقصدی (مثبت انداز میں۔ معروضی) عواقب کا اندازہ لگانا اور منطقی انداز تنقیدی تفکر کے ضروری اجزاء ہیں۔

(2) اختراعی تفکر کی مہارتیں (Creative thinking skills) :-

متبادل استعمالات کی تلاش، مسائل کا حل اور اقدامات کے نتائج کا ^{علیحدہ} اور آگ۔ اختراعی تفکر کہلاتا ہے۔ متنوع خیالات کی صلاحیت، ندرت، روانی، چمک، تخلیقی صلاحیت وضاحت سے اظہار کی صلاحیت۔ روایتی انداز سے انحراف۔ اور آزادانہ تفکر اختراعی تفکر کی جزئیات ہیں، کمرہ جماعت میں سنجیدہ دماغی ورزش کے ذریعہ اختراعی تفکر کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

(3) فیصلہ سازی (Decision making) :-

Harris کے مطابق مختلف دستیاب متبادلات میں سے بہترین انتخاب جو طرز حیات

طالب علم کے مقاصد اقدار اور خواہشات کی تکمیل کرتا ہے۔ جذباتی استحکام معروضیت، ذاتی معلومات، موقع محل کی معلومات، تجزیہ اور ترکیب کی صلاحیت، متنوع تفکر کی صلاحیت۔ نتائج کا ادراک، معقولیت، منطقی تفکر فیصلہ سازی کی صلاحیت کے چند امور ہیں۔

(4) حل مسائل کی مہارتیں (Problem solving skills) :-

روزمرہ کے مسائل کی آگاہی اور ان سے نمٹنے کی مہارت ہے خود آگاہی، مثبت رجحانات، متنوع تفکر، معروضیت، معقولیت، منطقی انداز فکر، تجزیاتی اور ترکیبی صلاحیتیں اور عواقب کا احساس حل مسائل کی مہارت کی ضروریات ہیں۔

(5) متاثر کن ترسیل کی مہارتیں (Effective communicative skills) :-

ترسیل سے مراد اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانا بازاری کی اساس پر پیامات میں ضروری ترمیم کرنا، اور منظم اہلیتیں، واضح (قابل مشاہدہ) مہارتیں، غیر لسانی مہارتیں (جیسے جسم کا انداز۔ جسمانی اشارے) انداز بیان، معروضیت، حساسیت، صبر و سکون سے سماعت کرنا، اختراعیت اور فوری رد عمل وغیرہ متاثر کن ترسیل کے لئے ضروری مہارتیں ہیں۔

(6) بین شخصی تعلقات کی مہارتیں :-

(افراد میں آپسی تعلقات) یہ چند ایسی مہارتوں کا مجموعہ ہے جو بین شخصی تعلقات پیدا کرنے اور استوار کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے اہم اجزاء میں ہم احساسی (یعنی گروہ کی خوشی یا غم وغیرہ کا یکساں احساس کرنا ہے) ہمدردی، حساسیت (فوری اثر قبول کرنا) بردباری (نرم مزاجی، مخالفت کو خوش گوار انداز میں سننا، مخالفت برداشت کرنا) مثبت رویہ یکساں مثبت جذبات کا اظہار کرنا۔ آپس میں صحت مند فاصلہ رکھنا (تعلقات کو شائستگی کی حدود میں رکھنا) دوسروں کو ان کی اپنی حالت میں قبول کرنا (ناگواری کے اظہار سے احتراز کرنا) غیر تعصبی، مروج اقدار کا احترام (متنازعہ امور کو گفتگو کا محور بنانا) اور متاثر کن ترسیل۔

(7) خود آگاہی کی مہارت :-

یعنی اپنے خیالات، احساسات اور طرز عمل کا ادراک کرنا زندگی کی مہارتوں کی کلید ہے۔ اس میں شامل ہیں زندگی کے مختلف مسائل یعنی اپنی خوبیوں اور کمزوریوں کی بلا تعصب ذہنی شناخت کرنا۔ اس میں معروضیت، شفافیت درون بینی اور غور و فکر کے ذریعہ اپنی حالت کو جوں کا توں قبول کرنا۔

(8) ہم احساسی :-

یہ ایک ذہنی حالت ہے جس میں دوسروں کی حالت کا صحت کے ساتھ احساس کیا جاتا ہے اور ان کے جذبات سے یگانگت اس حد تک اختیار کی جاتی ہے کہ دونوں کے احساسات یکساں سطح پر پہنچ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ رسماً کہا جاتا ہے کہ ”ہم آپ کے غم میں یکساں شریک ہیں“ ایسی صورت حال حقیقت میں واقع ہو جاتی ہے اور ایسا واقعہ دونوں کے لئے شخصی واقعہ بن جاتا ہے یہ جذباتی یگانگت کا منظر ہوتا ہے۔ اس کے لئے حساسیت، معروضیت، سماجی رواداری سماجی ذمہ داری اور سماجی فرض کا احساس ضروری شرائط ہیں۔

(9) جذبات پر قابو پانے کی مہارتیں :-

مفاجاتی صورت حال پر قابو پانے کے لئے جذبات اعلیٰ ترین سطح کی قوت عطاء کرتے ہیں قوت برداشت یا قابو پانے کی مہارتیں جذبات کو بدلتی ہیں اور پابند اصول بناتے ہیں۔ جذبات کو قابو میں رکھنے والے عوامل میں جذبات کی شناخت ہم احساسی، ہمدردی، معروضیت، جذباتی ذہانت، خود آگاہی، تجزیاتی اور ترکیبی قابلیت، جذباتی رد عمل کا احساس تناسب جذباتی دھچکوں کا انجذاب، جذبات پر جلد قابو پالینا اور خوشگوار مزاج ہونا، تفریح فراہم کرنے کی قابلیت اور سکون کے استحکام کی صلاحیت وغیرہ شامل ہیں۔

زندگی کی مہارتوں کا فروغ دراصل اسکول کے بچوں میں نفسیاتی اہلیتوں کا فروغ ہے۔ ایسی مہارتیں ذیلی مہارتوں کا مجموعہ ہوتی ہیں۔

4.3.1 اکتسابی قوانین اور ان کے تعلیمی مضمرات :-

Edward lee Thorndike (1874-1949) تھارن ڈائیک

نے جانوروں میں اکتسابی اہلیت کی جانچ کے لئے کئی تجربات کئے اور ان تجربات کی روشنی

میں کئی قوانین مدد کئے چند اہم قوانین کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

قانون آمادگی :-

(1)

قانون آمادگی تعلیمی نقطہ نظر سے نہایت اہم قانون ہے۔ اس کے اپنے الفاظ ہیں۔

"When any conduction unit is ready to conduct, for it is to do so is satisfactory. When any conduction unit is not in readiness to conduct for it is to conduct is annoying. When any conduction unit is in readiness it is in readiness to conduct for it not to do so is annoying.

جب کوئی کارکردگی کی اکائی (بچہ) کارکردگی (اکتساب) کے لئے آمادہ ہو تو وہ اس لئے کہ

وہ عمل تسکین بخش ہوتا ہے۔ جب کوئی کارکردگی کی اکائی کارکردگی کے لئے آمادہ نہ ہو تو وہ اس لئے کہ وہ

اس کے لئے جھنجھلاہٹ کا باعث ہوتا ہے۔ جب کوئی کارکردگی کی اکائی کارکردگی کے لئے آمادہ ہو تو

اس کی عدم انجام دہی جھنجھلاہٹ کا باعث ہوتی ہے۔

تھارن ڈائیک کے تجربہ میں جانور بھوک میں مبتلا تھا۔ حالات پر قابو پاتا ہے۔ اسی طرح

اگر طالب علم اکتساب کے لئے آمادہ ہوتا ہے اور اس کو اکتساب کا موقع فراہم کیا جاتا ہے تو وہ تسکین

محسوس کرتا ہے۔ اگر اس کو ایسا موقع فراہم نہیں کیا جاتا تو اس کا مزاج عدم استحکام کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی

طرح جب اس کو حالت آمادگی میں اکتساب کا موقع نہیں دیا جاتا یا جب اسکو عدم آمادگی کی حالت میں

اکتساب کے لئے زور دیا جاتا ہے تو طالب علم مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔

تھارن ڈائیک کے تجربہ میں جانور بھوک کا تھا اس لئے اس نے باہر نکل کر مسئلہ حل کرنا سیکھ لیا

اسلئے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ محرکہ، خواہش، ضرورت اور مقصد کی موجودگی طالب علم ذہنی اور طبعی طور پر حالات کا مقابلہ کرنے اور مقصد حاصل کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

(2) قانون تاثیر :-

تھارن ڈائیک کے الفاظ ہیں

When a modifiable connection between situation and response is made and is accompanied or followed by satisfying state of affairs that connections' strength is increased. When made and accompanied or followed by an annoying state of affairs that strength is decreased.

جب کوئی قابل ترمیم (طرز عمل) تعلق موقع اور رد عمل کے درمیان پیدا ہوتا ہے اور وہ تسکین کے ساتھ آتا ہے یا تسکین کی وجہ بنتا ہے تو تسکین اپنے تعلق کو مضبوط کرتی ہے اور جب ایسا تعلق ناگواری کے احساس کے ساتھ آتا ہے یا احساس ناخوشگواری کا باعث ہوتا ہے تو ایسا تعلق کمزور ہوتا ہے۔

یعنی تدریس و اکتساب باعث تسکین ہوں تو اکتساب مضبوط ورنہ کمزور ہوتا ہے اس قانون

میں ان دو عوامل کے تعلق کو تسکین بخش بنانے پر زور دیا گیا ہے۔

تھارن ڈائیک نے 1932ء میں اس قانون میں ترمیم کرتے ہوئے کہا کہ تسکین تعلق

connection کو مضبوط بناتی ہے لیکن ناگواری اس کو کمزور نہیں کرتی۔ بعض قاعدین کے تبصروں کے جواب میں انہوں نے وضاحت کی کہ حالت تسکین سے مراد ایسی حالت ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جاتا اور اکثر اس کو بحال یا تجدید کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ ناگواری یا ناخوشگواری کے تحفظ کے لئے کچھ نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

(3) قانون مشق (Law of Exercise) :-

اس قانون کو قانون اعادہ اور قانون تکرار بھی کہا جاتا ہے۔ اس قانون کے دو پہلو

بیان کئے گئے ہیں۔

(1) قانون استعمال (Law of use)

(2) قانون عدم استعمال (Law of dis use)

قانون استعمال :-

"When a modifiable connection is made between a situation and a response that connection's strength is, other things beaing equal, increased.

جب کوئی طرز عمل میں تبدیلی لانے والا تعلق پیدا کیا گیا تو موقع اکتساب اور رد عمل کے درمیان تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ شرطیکہ دیگر عوامل یکساں ہوں آسان الفاظ میں اس کا مطلب ہے کہ مشق یا تکرار اکتساب کو مضبوط بناتی ہے اور اسکی یادداشت طویل ہوتی ہے۔ قانون عدم استعمال ذیل میں دیا گیا ہے۔

"When a modifiable connection is not made between a situation and a response that connection's strength is, over a length of time, is decreased.

جب کوئی قابل تبدیلی تعلق کسی مدت کے اندر موقع اور رد عمل کے درمیان نہیں بنایا جاتا تو تعلق کی قوت کم ہو جاتی ہے یعنی جب کوشش اور مشق کو ترک کر دیا جاتا ہے تو یادداشت ناپختہ ہوتی ہے۔ تمام حرکیاتی اکتساب مثلاً کارڈرائیونگ، ٹائپ رائٹنگ، موسیقی، نظموں کا یاد کرنا حساب کے پہاڑے وغیرہ کو مسلسل کوشش اور مشق کے ذریعہ ہی یاد کیا جاتا ہے۔ اور مشق ترک کر دی جائے تو مہارت یا صلاحیت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

قانون وابستگی (Law of Belonging ness) :-



تھارن ڈائیک نے اپنے آخری ایام میں قانون تاثیر (Law of effect) اور قانون

مشق (Law of Exercise) میں ترمیم کی۔ انہوں نے ایک شخص کو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر تین

انچ کی لکیر کھینچنے کو کہا۔ کئی دفعہ کی مشق کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی۔ اس لئے انہوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ انعامی ردعمل کے بغیر کوئی مشق بے معنی یعنی اکتسابی عمل کے دوران تعلق (Connection) کامیابی کے احساس کی وجہ مضبوط ہوتا ہے نہ کہ محض تکرار (مشق) کی وجہ سے۔

تھارن ڈائیک نے خیال کیا کہ انعام اور سزاتاثر میں مساوی اور متضاد نہیں ہوتے۔ انعام تعلق کو قابل لحاظ حد تک مضبوط کرتا ہے لیکن سزاساوی حد تک کمزور نہیں کرتی: انعام کی مقدار اور رفتار اکتساب پر سزاکے مقابلہ میں زیادہ اثر ڈالتے ہیں۔ یہ بچہ کی شخصیت میں خوشگواوری لاتا ہے اور بچہ انعام اور استحسان کو سزا اور الزام کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

ان تین اہم قوانین کے علاوہ تھارن ڈائیک نے چند ذیلی قوانین مرتب کئے ہیں ان کو ذیل میں اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

(1) قانون متعدد یا مختلف ردعمل

(Law of multiple response or varied reaction)

جب کوئی نئی صورت حال پیدا ہو تو فرد درست عمل کے اظہار سے قبل مختلف اور متعدد ذہنیات کی کوشش کرتا ہے۔ سعی و خطا کے اصول میں بہت سے عوامل جیسے محرکات، مشکلات / رکاوٹیں اور مقصد کے حصول کے لئے کامیابی ننگ پہنچنے کے دوران میں ناکام کوششوں کو ترک کرنا اور کامیاب کوشش کو مستحکم کرنا شامل ہیں۔ تھارن ڈائیک کے تجربہ میں بلی محرک (غذا) کے لئے اپنے اقدامات میں تبدیلیاں لاتی ہے اور بالآخر کامیابی حاصل کرتی ہے۔

(2) قانون دماغی رجحان (The Law of mental set)

دماغی یا ذہنی رجحان کا مطلب کام کا کسی مخصوص انداز میں انجام دینے کے ارادہ کا پہلے ہی سے موجود رہنا ہے۔ یہ رجحان احساسات اور دلچسپیوں کی عارضی حالت ہوتی ہے۔ مقصد کے

حصول کے لئے مثبت رجحان ضروری ہے۔ بھوک میں مبتلا بلی شکار کی متمنی ہوتی ہے جبکہ شکم سیری میں آرام کرنا پسند کرے گی۔

(3) قانون جزوی سرگرمی (The law of partial activity) :-

تھارن ڈائیک کے خیال میں طالب علم کسی موقع یا واقعہ کے اہم یا ضروری اجزاء پر منتخب انداز میں رد عمل ظاہر کرتا ہے اور غیر اہم یا غیر ضروری اجزاء کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ صرف ضروری اجزاء کے انتخاب کے ذریعہ تجزیاتی اور بصیرتی اکتساب میں مدد ملتی ہے۔ اس عمل سے تھارن ڈائیک توقع کرتے تھے کہ بصیرتی اکتساب کو فروغ ملے گا۔ یہ نظریہ Gestalt نظریہ سے مماثلت رکھتا ہے۔

(4) قانون مشابہت یا مطابعت

:- (The law of analogy or assimilation)

اس قانون کے مطابق فرد نئے حالات کے رد عمل میں سابق میں پیش آئے مماثل حالات میں حاصل تجربات کو بروئے کار لاتا ہے۔ سابق میں پیش آئے حالات اور موجودہ حالات کے مشترک عناصر کو موجودہ حالات کے رد عمل میں استعمال کرنے کا رجحان بطور عام پایا جاتا ہے یعنی طالب علم سابقہ تجربات کو مشابہہ جدید حالات میں استعمال کرتا ہے مدرس ایسی صلاحیت کو تدریس میں فائدہ مند انداز میں استعمال کر سکتا ہے۔

(5) قانون منقلی رد عمل (The law of associated shifting) :-

اس قانون کے تحت ایک مخصوص محرک سے واسطہ رد عمل دیگر محرک کے رد عمل کے لئے منتقل ہو جاتا ہے مثلاً لفظ گھوڑا (محرک) ایک بڑے گھانس خور جانور (رد عمل) سے منسلک ہے۔ لیکن ایک دوسرا بڑا بار سے لدا جانور (محرک) دیکھ کر بار بار بردار جانور کا رد عمل منتقل ہو جاتا ہے۔

تعلیمی مضمرات (Educational implications) :-

تھارن ڈائیک قوانین اکتساب درس و تدریس میں اہمیت کے حامل ہیں۔ قانون آمادگی کی

بنیاد محرکہ (Motivation) پر ہے۔ قانون مشق تکرار دیر پا اکتساب کا بنیادی لائحہ عمل ہے تیسرے قانون۔ قانون تاثیر میں جزاء اور سزاء کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ ان تمام قوانین میں محرکہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بغیر تحریک داخلی یا خارجی کے کوئی اکتساب ممکن نہیں ہے۔ تھارن ڈائیک کے تینوں قانون محرکہ کے تین پہلو اجاگر کرتے ہیں۔ اہم ترین قانون۔ قانون آمادگی ہے اس کے بغیر قانون تاثیر اور قانون مشق بے اثر ہو جاتے ہیں اس لئے مدرس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اکتسابی عمل کے لئے متاثر کن ماحول تیار کرے اور طالب علم میں کسب علم کی پیاس اجاگر کرے۔ اس کو چاہیے کہ طلباء کو رضا کارانہ طور پر درس و تدریس میں شریک کرے اس بات کی توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ محرکہ کے زیر اثر کوئی اپنی صلاحیتوں سے زیادہ کام کر سکتا ہے۔

کسی مقصد کا پہلی کوشش میں کامیابی حاصل ہو جانا ضروری نہیں ہے۔ خاطر خواہ تحریک کے باوجود مشق کے بغیر اکتساب میں کمال حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے مشق و تکرار کی ضرورت لازمی طور پر لاحق ہوتی ہے، ہر تکرار یا مشق میں مواد کا مفہوم زیادہ واضح ہوتا جاتا ہے جو یادداشت کو دیر پا بناتا ہے۔ جو مسئلہ ابتداء میں دشوار معلوم ہوتا ہے مشق کے ساتھ اس کی دشواری افزوں کم ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح خطاؤں کا احساس سعی کو زیادہ محتاط بناتا ہے بچہ سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ کامیابی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ خطا کا اظہار اصلاح کا دعوت نامہ ہوتا ہے اگر خطا کا اخضاء کیا جائے تو اصلاح کا کوئی موقع نہیں ملتا۔ اس لئے مدرس کو چاہیے کہ وہ ماحول کو اس طرح موزوں کریں کہ بچہ بلا خوف اپنے خیالات کا اظہار کر سکے اور مدرس اس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے مشق کے ذریعہ اصلاح کے اقدام کرے اور اکتساب کو ہر طرح کامیاب بنائے۔

اکتسابی قوانین طالب علم اور مدرس کے لئے تدریس کے اچھے رہنما اصول ہیں۔ مدرس ان کے دانشمندانہ استعمال کے ذریعہ اپنے تدریسی مقاصد کامیابی سے حاصل کر سکتا ہے۔

(Learning Difficulties and remedial measures)

انفرادی تفاوت ایک قدرتی صورت حال ہے۔ جس کے زیر اثر اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ اکتساب کے لئے تمام طلباء یکساں، قابلیت، رجحان، دلچسپی اور رویوں کے حامل ہوں گے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی مدرس تمام طلباء کے ساتھ یکساں سلوک کر سکے۔ اس لئے یہ عین ممکن ہے طلباء اکتساب علم میں دشواریاں محسوس کریں۔ ذیل میں چند اکتسابی دشواریوں کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ مدرسین کو مناسب ماحول میں اصلاحی اقدام کے لئے تحریک دی جاسکے۔

I. پڑھائے گئے مضامین میں طلباء کی کمزور تفہیم :-

- (i) تدریس میں آسان زبان استعمال کریں۔ ایسے محاورے یا الفاظ استعمال نہ کریں جو تفہیم میں طلباء کے لئے پریشانی کی باعث بنیں۔
- (ii) طلباء کی اس بات کے لئے حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ساتھی طلباء سے الفاظ دیگر مواد کا مفہوم سمجھنے کے لئے تعاون حاصل کریں۔
- (iii) طلباء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ مدرس کے بیان یا ہدایت کو اپنے الفاظ میں دہرائیں۔
- (iv) اس بات کی تحقیق کریں کہ آیا طالب تدریسی عمل پر توجہ مرکوز رکھا ہے یا نہیں اس کی ستائش کریں اگر پایا جائے کہ اس نے کامل توجہ مرکوز کر رکھی تھی۔
- (v) تفہیم کو پرتا شیر بنانے کے لئے آلات تعلیمی پیش کریں یا مظاہرہ کریں۔
- (vi) مفوضہ کام کی تکمیل کے دوران کام کی درست نہج پر انجام دہی کے بارے میں طالب علم خود سے سوال کرے کہ آیا وہ جو کچھ کرتا ہے درست ہے یا نہیں۔ مطلب یہ کہ طالب علم کو اپنے کام کی خود جانچ کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ اصولوں پر اچھی طرح کاربند رہے۔
- (vii) تفہیم کے مختلف ذرائع یعنی بصری۔ سماعتی اور حقیقی وسائل استعمال کرے۔

(viii) کام کا تجزیہ کریں اور دیکھیں کہ طالب وقت واحد میں ایک چیز کی تکمیل کرے یعنی کام کو مرحلہ وار مکمل کرائیں۔

(ix) اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلباء موجودہ اکتسابی مواد سے متعلق سابقہ معلومات پر عبور رکھتے ہیں۔

II. ریاضی کی مہارتوں کا فقدان :-

(i) طلباء سے چار بنیادی مہارتیں یعنی جمع، ضرب، تفریق و تقسیم کی مشق کئی اشیاء کی پیمائش کے

ذریعہ حاصل ہونے والی مقداروں کے ذریعہ کرائیں۔ یہ ایک ایسا طریقہ ہوگا جس میں ادراکی، تاثیر اور عصباتی مہارتوں کا بار بار استعمال ہوگا اور تفہیم آسان ہوگی۔

(ii) ریاضی کے معمول (Puzzles) کو حل کرائیں۔

(iii) ریاضی کے مسائل حل کرنے میں مادی اور موجود اشیاء استعمال کریں۔

(iv) طلباء سے حقیقی زندگی کے مسائل حل کروائیں۔ ان کو منطقی اسباب و علل تک پہنچنے بالواسطہ رہنمائی کریں۔

(v) ان کو ایسے کھیل کھیلنے کی ترغیب دیں جس میں جیتی ہوئی انعامی اشیاء کو اپنی ملکیت میں لے سکیں۔

(vi) طلباء کو تقابلی کھیلوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔

(vii) طلباء کو مختصر مقررہ وقت میں ریاضی کے مسائل حل کرنے کی مشق کرائیں۔

(viii) طلباء کو اپنے مسائل خود ضرور حل کرنے کی مشق کرائیں محدود رہنمائی فراہم کریں۔

(ix) ضرب کے پہاڑوں کی ترسیم مرتب کرنے کی مشق کرائیں۔

(x) طلباء کو ایسے حسابی جملے دیں جس میں ایک علامت موجود نہیں۔ طلباء کو شش کر کے اس جملہ کو درست کریں تاکہ اس حسابی مسئلہ کو درست طور پر حل کیا جاسکے۔

III. اکتسابی مواد کی فراموشی کی صورت میں :-

(i) مدرس مکانہ مواقع پر تجربات میں تعاون دیں

- (ii) مدرس ایک ہی مواد کی مختلف انداز میں تدریس کریں۔
- (iii) طلباء مواد وقفہ وقفہ سے نظر ثانی کریں یعنی مکرر مطالعہ کریں۔
- (iv) طلباء مطالعہ کے لئے ایک معمول مقرر کر لیں۔
- (v) مدرس جدید مواد کی سابقہ اکتساب شدہ مواد کے تسلسل یا وابستگی سے تدریس کریں۔
- (vi) مدرس طلباء کی فوری باز آفرینی کے لئے طلباء کو معلومات و وابستگی کے انداز میں مرتب کرنے کی تربیت دے۔

- (vii) طلباء یادداشت کی فروغ کے لئے مخفقات استعمال کریں۔
- (viii) زیادہ معنی آفرینی کے لئے SQ اور SR طریقے اختیار کریں۔
- SQ سے مراد بچوں کی حالت کا جائزہ (Survey) لیں اور سوال کریں۔ SR سے مراد محرکہ کے ذریعہ جواب حاصل کریں۔

- (ix) تدریس کے دوران مدرس کمرہ جماعت میں انبساطی ماحول فراہم کریں تاکہ احفاظ طویل مدتی ہو۔
- (x) طلباء اکتسابی خاکے تیار کریں تاکہ یادداشت کے خاکوں کے لئے مفید ہوں۔
- (xi) مدرس تدریس میں زاید یا کٹی حواس کا استعمال کرتے ہوئے تدریس کے وقت کو طوالت دے اس سے اکتساب میں اضافہ ہوتا ہے۔

IV. کمزور لہجہ :-

- (i) مدرس کو چاہئے کہ مشکل الفاظ کا اندازہ لگائے اور تختہ سیاہ پر درج کرے۔
- (ii) مدرس کو چاہئے کہ صرف غلط لہجہ کی شناخت پر اکتفا نہ کرے بلکہ درست لہجہ کی مشق کی ہدایت کے ساتھ بیان کرے۔
- (iii) مدرس کو چاہئے کہ طلباء کو لغات کے استعمال سے واقف کرائے اور لکھائی کے وقت لغت استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کرے۔
- (iv) الفاظ میں محذوف (ساکن) حروف جوڑنے کی مشق کرائی جائے۔

(v) انگریزی میں ہجوں اور تلفظ میں بعض اوقات یگانگت نہیں ہوتی۔ ایسی صورت حال چند اصولوں اور استثناءؤں کی پابند ہے۔ ایسے الفاظ کو خصوصی طور پر یاد رکھنا ضروری ہے خصوصاً i.e. اور ei اور ساکن حروف خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ اردو میں بھی چند حروف ساکن ہوتے ہیں جو دراصل عربی زبان سے اردو میں جذب ہو گئے ہیں۔

(vi) مدرس ایک وضع کے چند الفاظ تختہ سیاہ پر درج کرے اور طلباء کو ان الفاظ میں وضع کی مماثلت کا ادراک کرنے کا موقع فراہم کرے۔

(v) مدرس ایک تلفظ پیش کرے۔ طالب علم اس کا تلفظ کرے گا۔ اس کے ارکان تہجی کو علیحدہ کرے گا اور ان کا تلفظ کرتے ہوئے تحریر کرے گا۔ اس طرح طالب علم تہجی ارکان کو مجتمع کرتے ہوئے لفظ کا تلفظ مکمل کرے گا۔

(vi) مدرس طلباء میں خود اغلاط کی شناخت کرنے اور اصلاح کے رجحان کو فروغ دے۔

(vii) مدرس احفاظ کے طریقوں کی تربیت دے۔

V. ✨ تحریری اظہار کی دشواریاں :-

(i) مدرس طالب علم سے دو یا زیادہ مفرد جملے پڑھوائے اور ان کا ایک مرکب جملہ تیار کروائے۔

(ii) مدرس طالب علم کو ایک شے دے اور پہلے اس کے مختلف پہلوؤں کو کہلوائے پھر ان کو تحریر کروائے۔

(iii) طالب علم سے ایک مختصر کہانی پڑھوائے اس کا ایک جملہ میں اختصار کرائے۔

(iv) مدرس تختہ سیاہ پر چند تصورات انگیز جملے اس طرح لکھے طلباء اس تحریر کا عمل دیکھ سکیں۔

(v) مدرس طلباء سے روز نامے تحریر کروائے جس میں وہ اپنے احساسات تحریر کریں۔ ان جملوں کی

کوئی تصحیح نہیں کی جائے گی (لکھنے کی عادت فروغ دینا مقصود ہوتا ہے)

(vi) مدرس ایک سرگرمی کے طور پر دو دو بچوں کی جوڑیاں بنائے۔ دونوں آپس میں سوال جواب

کریں گے۔ کچھ مباحث کریں گے اور وضاحتیں پیش کریں گے (جملوں کی ساختوں کی مشق

کریں گے) جہاں تک ممکن ہو سکے ان کو ضبط تحریر میں لائیں گے۔

(vii) مدرس پر طالب علم کو مرکزی خیال پر مشتمل ایک جملہ دے گا۔ طلباء اس کی اساس پر ایک کہانی فروغ دیں گے اور تحریر کریں گے۔

(viii) مدرس طالب علموں کو کوئی نظم یا مضمون لکھنے محرکہ فراہم کرے گا غلطیوں پر طلباء کی سرزنش نہیں کریگا بلکہ اصلاح بطور مشورہ دیگا۔ طلباء کے دل سے غلطیوں پر سزا کا خوف نکال دے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ تحریری طور پر احساسات، خیالات اور تصورات کے اظہار کی حوصلہ افزائی کرے گا۔

(ix) مدرس طالب علموں کی تصاویر کا سیٹ دے گا۔ طلباء ہر تصویر کے بارے میں ایک پیرا گراف تحریر کریں گے۔

(x) مدرس طلباء کو کثیر مطالعہ کی ترغیب دے گا کہ تاکہ اس کو کثیر مقدار میں تصورات حاصل ہوں جن کو بنیاد بنا کر وہ اپنے احساسات تحریر کرے گا۔

VI ❁ تحریروں کی کمزور تفہیم :-

(i) مدرس طلباء سے ان سوالات کے بارے میں دریافت کرے جو اس نے پڑھے تھے۔

(ii) متوقع سوالات حاصل کر کے مدرس متن کے اس حصہ کی نشاندہی دریافت کرے جہاں ان سوالات کے جواب موجود ہیں۔

(iii) مدرس انفرادی طور پر سوالات نہ کرے بلکہ سوال پوری جماعت کے لئے ہو لیکن جواب منتخب

طلباء دیں گے۔ اس طرح تمام طلباء اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ مدرس کے سوالات پر غور کریں گے۔

(iv) تدریس سے قبل مدرس چند نکات پڑھے جانے والے متن سے متعلق فراہم کرے گا تاکہ طلباء

تدریس کے دوران ان پر غور کریں گے اور متن کی بہتر تفہیم کی کوشش کریں گے۔

(v) طلباء پڑھے گئے متن کے بارے میں اپنے احساسات کا اظہار اپنے الفاظ میں کریں گے۔

- (vi) مدرس ہدایات کے لئے آسان اور مفرد جملے استعمال کرے۔
- (vii) مدرس ہدایات پر عمل آوری پر نظر رکھنے ساتھی طلبا کی حوصلہ افزائی کرے۔ ایسے طلبا مدرس کے جاسوس نہیں ہوں گے بلکہ ساتھی کے خیر خواہ ہوں گے۔
- (viii) مدرس درست جوابات کی مثالوں کے ذریعہ کمک فراہم کرے۔
- (i) مدرس اکتسابی موقع پر رسائی کے لئے طالب علم کو منصوبہ بندی کی رہنمائی کرے۔ یقینی اکتسابی امور کی نشاندہی، ان کی ماہیت اور مقصد کے حصول کا طریقہ اختیار کرنے کے انداز کی رہنمائی کرے۔
- (ii) مدرس کو چاہیے کہ طلبا کو مقاصد کی واضح تفہیم کی رہنمائی کرے اور ان کی اقداری پیمائش کی حوصلہ افزائی کرے۔
- (iii) مدرس طلبا کے لئے حل مسائل کے کھیلوں کا انعقاد کرے
- (iv) مدرس حقیقی زندگی کے مسائل حل کرنے میں طلبا سے مشق کرائے۔
- (v) مدرس کو چاہیے کہ معلومات اور مہارتوں کی تدریس ایک ساتھ کرے اس لئے کہ مسائل کے حل کے لئے ان دونوں کو ایک ساتھ استعمال کرنا ہوتا ہے۔
- (vi) مدرس کو چاہیے کہ طلبا کو اپنی رفتار سے اکتساب کا موقع فراہم کرے اس لئے کہ عجلت میں اکتساب ناقص اور مکمل ہوتا ہے۔
- (vii) مدرس طلبا کو خود سے سوال کرنے کے طریقوں سے واقف کرائیں۔ تاکہ طلباء دیئے گئے کام کو عجلت میں رسماً مکمل نہ کر لیں۔ اگر وہ دیئے گئے کام کی ماہیت جاننے کے لئے خود ہی اسباب و علل کی تحقیق کر لیں تو ایسا عمل اکتساب کو کمک فراہم کرے گا۔
- (viii) مدرس طلبا کو مشورہ دے کہ اس کی ہدایات کا بار بار مطالعہ کرے تاکہ وہ ان کی ماہیت اور مفہوم کو واضح انداز میں سمجھ سکے۔
- (ix) مدرس کو چاہیے کہ ہدایت کو واضح اور متعلق فقروں میں تقسیم کرے اور طالب علم پر ہدایت کی تکمیل پر اس کی جانچ دوسروں سے کرائے تاکہ خود اسکی اپنی تشقی ہو جائے۔

4.5.1 اکتساب پر اثر انداز عناصر Factors influencing Learning

اکتساب معلومات کے حصول کا کوئی مجہول عمل نہیں ہے بلکہ اس میں سرگرم عمل کی ضرورت درکار ہوتی ہے۔ اس میں طالب علم یا کسی بھی فرد کو اپنے ماحول سے باہمی عمل کی ضرورت ہوتی ہے ایسے باہمی عمل کی وجہ سے طرز عمل میں بلحاظ خوبی اور مقدار تبدیلی آتی ہے۔ کمرہ جماعت کے انتظام و انصرام کے دوران عمل پذیر ہونے والے تجربات کے ذریعہ اکتساب میں پختگی آتی ہے کمرہ جماعت میں اکتساب پر اثر انداز ہونے والے مختلف شخصی اور ماحولی عناصر کی فہم اور ان کو قابو میں رکھنا کمرہ جماعت کی تعلیم کا خصوصی پہلو ہے۔ ایسے عناصر کی مختلف انداز میں گروہ بندی کی جاتی ہے۔

(1) شخصی عنصر Personal Factor یا طالب علم (2) ماحولی عنصر

(Environmental factor) -

I. شخصی عنصر (Personal Factors) :-

(i) طالب علم کی عمر :-

چونکہ تمام جاندار اکتساب کرتے ہیں اس لئے بچہ بھی حسی تجربات اور حرکیاتی عمل کے ذریعہ سیکھا ہے۔ بچپن میں جب وہ ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ کھیلنے کیلئے باہر جاتے ہیں تو ان کا غیر رسمی اکتساب شروع ہو جاتا ہے۔ اکتساب علم کیلئے صرف طبعی عمر کا لحاظ کافی نہیں ہے۔ ان کی سماجی عمر جذباتی عمر اور ذہنی عمر کا بھی لحاظ رکھا جانا ضروری ہے۔ اگر طبعی عمر کے ساتھ نشوونما ہوتی ہے اور دوسرے پہلو نشوونما نہیں پاتے ہیں تو اکتساب متوازن نہیں ہوتا۔ اس لئے طبعی عمر کے توازن میں اس کی سماجی مہارتوں جذباتی اور دانشورانہ صلاحیتوں میں بھی توازن پیدا کرنا چاہیے۔ بصورت دیگر وہ تعلیمی سرگرمیوں حصہ لینے میں آمادگی کا اظہار نہ کر پائیں گے۔

(ii) پختگی (Maturation) :-

مخصوص عمر کے لئے درکار مخصوص سطح کی پختگی اکتساب میں بددگار ہوتی ہے علمی اکتساب

صرف کسی ساخت یا چند ساختوں کے مجموعہ کی پختگی نہیں بلکہ مختلف نوعیتوں کے سارے ساختوں کی پختگی درکار ہوتی ہے جو مختلف شرح سے ہوتی ہے اکتساب کیلئے آمادگی کے اظہار کے بعد اکتساب یا تربیت کیلئے حساسیت کا عرصہ طویل ہوتا ہے اگر اس دور سے استفادہ نہیں کیا گے تو عین ممکن ہے کہ بچہ سیکھنے کی صلاحیتوں سے محروم رہ جائے۔ ایسے مخصوص عمر کی پختگی کے عرصہ کو موزوں یا اہم مدت Critical period کہتے ہیں۔

(iii) جذبائی حالات :-

جذبائی اور سماجی حالات، مدرسہ اور گھر پر یا تو مستحکم کرتے ہیں یا خلل ڈالتے ہیں اس سے جذبائی صحت اور سماجی دلچسپیاں کا فروغ متاثر ہوتا ہے اگر تجربات جذبائی طور پر مثبت ہوں اور وہ سماجی طور پر محفوظ ہوں تو ان کا اکتساب بے حد سرگرم ہوگا تحقیقی مطالعات سے پتہ چلا ہے کہ زیادہ کمزور بچوں کا اونچا فیصد مسائلی بچوں پر مشتمل ہوتا ہے تعلیم میں کم دلچسپی رکھنے والے بچے اکثر جارح (aggressive) جھگڑالو (quarrelsome) نافرمان (defiant) حاسد (بھائی بہن سے) غیر معمولی پھر تیل (Hyperactive) اور غیر معاون (non-cooprative) ہوتے ہیں ان کے دو تہائی، بد مزاج، بگڑے اطوار، ضدی اور تقاضہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ آدھے سے زیادہ کسی کو دوست نہیں بناتے پچاس فیصد سے زیادہ خوف کے معاوضہ میں جارحیت اختیار کرتے ہیں۔ جارح بچے مردم آزار اور گینگ لیڈرس ہوتے ہیں۔ اطاعت شعار غیر لیڈرس اپنے بھائی بہنوں کے حاسد ہوتے ہیں اور اپنے طرز عمل میں، خاموش، مطیع، ناپختہ اور مجبور ہوتے ہیں۔ ان کے بہت سارے خوفزدہ، پریشان اور بالغوں پر زیادہ انحصار پسند ہوتے ہیں۔

(iv) ضرورتیں (Needs) :-

طلباء شعوری اور لاشعوری طور پر ضروریات اور احتیاجات سے تحریک پاتے ہیں ضروریات اس کے دماغ کے ادراکی حصہ پر اثر انداز ہوتی ہیں مزید تجربات کے عمل کو جاری رکھنے پر دباؤ ڈالتی

ہیں اگر ان کی بنیادی اور تحفظ کی ضرورتوں کی پذیرائی ہو جاتی ہے تو تجسس اور حوصلہ کے ذاتی تجربات کے ذریعہ تشفی کی خواہش مند ہوتی ہیں وہ چاہتی ہیں کہ ان کی صلاحیتوں اور مہارتوں کو مستعدی سے استعمال کیا جائے۔ طلباء کے طرز عمل کے لئے انکی ضرورتیں حوصلہ مند محرکات ہوتی ہیں اگر ان کی ضرورتوں کی پذیرائی نہیں ہوتی ہو تو طلباء میں طرز عمل کے مسائل پیدا ہوتے ہیں جو ان کے اکتساب میں خلل اندازی کرتے ہیں اور کامیابی کو بے اثر کرتے ہیں۔

(v) دلچسپیاں (Interests) :-

فطری دلچسپیوں سے فائدہ اٹھانے میں نئی دلچسپیوں کا فروغ اچھے تعلیمی پروگرام کی علامت ہے۔ داخلی دلچسپی کا حصول بے حد ضروری ہے۔ دلچسپیاں نئی مہارتوں کے حصول، ہمت افزائی اور سب سے زیادہ تسکین بخش تجربات کے ذریعہ پیدا ہوتی ہیں ایک زیرک مدرس طلباء میں تھوڑی سی دلچسپی کی آگاہی کے ذریعہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مضامین کی تفہیم کا بہترین وقت وہ ہوتا ہے جب طالب علم تجسس دماغ کا اظہار کرتا ہے۔ جب طالب علم سوال پوچھتا ہے۔ یہ تدریس کا نہایت درست لمحہ ہوتا ہے۔ سبق کے منصوبہ کے لحاظ سے یہ منطقی لمحہ سے زیادہ بہتر ہے۔ مدرس کی اپنی دلچسپی اور حوصلہ مندی متعدی ہوتی ہے جو طالب علم کو فیض یاب کرتی اور اس کی دلچسپی کو برقرار رکھتی ہے طالب علم اپنے نشوونما و بالیدگی کے دوران نئی دلچسپیاں پیدا کرتا اور ان کا اظہار کرتا ہے۔

(vi) تحریک (Motivation) :-

MC Dougall کے مطابق اکتساب کے لئے مناسب تحریک ضروری ہے۔ اس طرح

تمام مقاصد میں طرز عمل کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ ہر عمل کو با مقصد انداز میں ایک مقصد یا دوسرے مقصد کی جہت دی جاتی ہے۔ اس طرح اچھی کوشش نفسیات کا بنیادی اصول ہے۔ نیا طرز عمل سیکھا جاتا ہے اور قدیم طرز عمل ترک کر دیا جاتا ہے اس طرح مقاصد کی کامیابی میں مدد ملتی ہے۔ جب طالب علم کے پاس کوئی ذہنی سرگرمی نہیں ہوتی تو مدرسہ میں اکتساب یونہی تھوڑا سا ہوتا

ہے۔ جب مکمل ذہنی سرگرمی عمل پذیر ہوتی ہے جس کو طاقتور تحریک کے ذریعہ اجاگر کیا جاتا ہے، تو متاثر کن اکتساب عمل پذیر ہوتا ہے محرکہ کے علم و فن کو جاننا اور ان کا اطلاق مدرس اور نصاب نویسوں کیلئے ایک اہم مسئلہ ہے۔

(vii) اہلیتیں (Abilities) :-

اکتسابی مواقع کے تین اہم عناصر ہیں (1) اکتسابی مواد (2) اکتسابی مواد پر ردعمل اور (3) اکتسابی عمل۔ طالب علم کی سماعت، مشاہدہ، تفہیم، قرات، تحریر، کلام، یادداشت، غور و فکر، فیصلہ سازی کی اہلیتیں اکتسابی مواد پر طلباء کا ردعمل اور اکتسابی عمل کے جاری رکھنے میں اہم ہیں جب طالب علم باز آفرینی کا اہل ہوتا ہے یا اصولوں کو نئی صورت حال میں استعمال کرتا ہے یا معلومات کی ترجمانی کرتا ہے تو اس کی دانشورانہ خوبی ظاہر ہوتی ہے۔ اکتسابی مواد کا حصول اور تحفیظ دونوں اکتسابی عمل میں شامل ہیں حصول/تحصیل کا مطلب تربیت / اکتساب کا مجموعی اثر ہے جبکہ حفظ/تحفیظ/یادداشت کا مطلب اکتساب کا جاری اثر ہے۔ اعلیٰ اہلیتیں مثلاً اصولوں کا نئی صورت حال میں اطلاق اور مواد کی ترجمانی طویل المدتی یادداشت میں مددگار ہوتی ہیں۔

(viii) رجحان (Aptitude) :-

اہلیت کسی کام کے انجام دینے کی صلاحیت کا نام ہے۔ رجحان اکتساب اور کسی کام کے انجام دہی کی خواہش ہے۔ اہلیت موجودہ حالت بیان کرتی ہے اور رجحان مستقبل کی حالت بیان کرتا ہے۔ رجحانات خصوصی مہارتیں معلومات دلچسپی کا طلباء میں رجحانات کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے۔ بعض پڑھنے اور تفہیم یا مشینی تفہیم یا جسمانی سبک دستی یا ہندی اہلیت، مجرد استدلال اور خصوصی تعلقات وغیرہ میں اچھے ہوتے ہیں۔ معلمین رجحان کی جانچ کرتے ہیں تاکہ بچوں کی شناخت کی جائے کہ کون رسمی تعلیم کے پروگرام کے لئے تیار ہے۔ چاہے الجبر یا موسیقی کی تربیت تاکہ ان کی استعداد کو رجحان کے لحاظ سے فروغ دیا جاسکے۔

II. ماحولی عناصر (Environmental Factors) :-

(i) فطری عناصر :-

فضاء، اکتساب پر راست اثر انداز ہوتی ہے۔ زیادہ حرارت یا رطوبت کارکردگی میں کمی کا باعث ہوتی

ہے۔ گرم خطوں میں طلباء کی پیداواری اور اختراعی صلاحیتیں دوسرے خطوں کے مقابلہ میں کمتر ہوتی ہیں۔

کسی مشکل کام کی انجام دہی کیلئے صبح کا وقت بہترین ہوتا ہے۔ دوپہر کے دوران حرارت اور رطوبت میں زیادتی کی وجہ ذہنی کارکردگی کمترین ہوتی ہے رات کا وقت سیکھنے کیلئے اچھا ہوتا ہے اس لئے کہ طالب علم اسٹڈی کے بعد آرام کرتا ہے کم روشنی ہوا کا ناقص انتظام تھکن کا موجب ہوتا ہے۔

(ii) سماجی عناصر (Social factors) :-

(a) گھریلو عناصر :-

(1) والدین، بچے اور خاندان کے دیگر عناصر اور ان کا تعلیمی پس منظر بچوں کی تعلیم پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(2) گھر کا محرک ماحول طلباء کو اپنی صلاحیتوں کے مکمل استعمال کے زائد موقع فراہم کرتا ہے۔

(3) گھر پر صحت مند غذا، آرام اور سرگرمی طلباء کی اچھی جسمانی صحت اور اکتسابی سہولتیں مثبت انداز میں فراہم ہوتی ہیں۔

(4) گھر کا جمہوری ماحول جہاں طالب علم کو اظہار و عمل کی آزادی اور اپنے ماحول پر غور و خوص کرنے کا حوصلہ میسر ہے طلباء میں اکتساب کا ولولہ پیدا کرتا ہے

(5) والدین یا افراد خاندان کی مسلسل علالت، غربت، جھگڑا، والدین طلباء کے اکتسابی حوصلہ پر منفی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

(6) بچوں کی آپسی رقابت، بچوں کا تقابل اور بچوں پر غیر ضروری سختی ان کے احساس تحفظ اور اعتماد کو ختم کر دیتے ہیں۔

(b) اسکول کے عناصر (School factors) :-

(1) مدرسہ رسمی تعلیم کا مقام ہے اور اکتساب کے نتائج مدرسہ کا طبعی منظر، عمارت، فرنیچر اور سہولتیں رجحاتی / بھگاتی ہیں۔

- (2) اگر مدرسہ کے اطراف و اکناف میں شور یا ہوا کی آلودگی کا وجود طلباء کو جلد تھکن ہیں مبتلا کر دیتا ہے۔
- (3) اگر ساتھیوں کے گروپ کا اثر غیر سماجی ہے تو گروپ کی سرگرمیوں میں شرکت کی وجہ اکتساب متاثر ہو جاتا ہے۔

(4) نصابی اور ہمہ نصابی سرگرمیوں، کمیونٹی سروس میں شرکت طالب علم کو شخصیت کے تمام پہلوؤں میں مستعد بناتی ہے اور اس کے نتیجہ میں فروغ میں آسانی ہوتی ہے۔

(iii) ثقافتی عناصر (Cultural factors) :-

لوگوں کا طرز زندگی طالب علم پر راست اور بالواسطہ اثر انداز ہوتا ہے اکتسابی معاشرہ طلباء کو فیضان بخشتا ہے۔ بچوں کی افزائش، مشق، خاندانی زندگی، انحصاری، ضروریات زندگی کے مختلف مراحل میں تحریک، افتاد طبع، خود پابندی، شخصیت کی تشکیل، اقدار کا فروغ، آخری مقصد زندگی۔ عقائد، انداز لباس، غذا، عادتیں اور طرز زندگی اور ثقافتی نوعیت ان تمام باتوں کا تدریس پر اثر پڑتا ہے قبائلی ثقافتیں رسمی تعلیم کے میدان میں کمتر ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی طرز زندگی کمزور ہے مشرقی ممالک مغربی ممالک کے مقابلے میں کم متمدن ہیں لیکن ان کی تعلیم اور طرز زندگی کی جہت مختلف ہے دراصل وہی مقرر کرتی ہے کہ کیا سیکھنا چاہیے اور کس طرح سیکھنا چاہیے یعنی اقدار۔ اقدار جو ثقافت پر غالب ہیں نہ صرف فی الجملہ اکتساب کی جہت متعین کر سکتا ہے بلکہ مقاصد کی مخصوص نوعیت بھی جس کیلئے معلومات کو استعمال کیا جاتا ہے انصاف، مقدر، صلاحیتوں کا حصول اور تدریس طالب علم کی زندگی کو نئے پہلو دے سکتے ہیں اور ان کو معلومات احتیاط سے استعمال کرنے کی صلاحیت بھی دیتے ہیں۔

(IV) اکتسابی مواد (Learning material) :-

اکتسابی مواد کی منظم ترتیب اور با مقصد انداز میں پیش کشی کامیاب تعلیم کیلئے ایک اہم

ضرورت ہے۔ اکتسابی مواد کو چاہیے کہ وہ

- (1) طلباء کی پختگی کے مناسبت سے زبان اور پیش کشی میں توازن ہونا چاہیے۔

(2) متن طلباء کی نشوونما کی سطح کے لحاظ سے مناسب ہونا چاہیے۔

(3) متن کی تسلسل میں پیش کشی بہتر انداز میں با معنی اور قابل تفہیم ہونا چاہیے۔

(4) زندگی کے متعلقہ حالات شامل کرنا چاہیے جس میں فنی تصورات قابل تفہیم ہوں۔

(5) معلومات کے بعض نئے پہلو بھی شامل کرنا چاہیے تاکہ اوسط سے زیادہ معیار کے طلباء کی بھی تشفی ہو سکے۔

(6) متن کے مجرد غیر مانوس اور اہم پہلو اشکال، تصاویر، نقشوں اور جدولوں کے ساتھ شامل کرنا چاہیے۔

(V) والدین سے تعلق (Relationship with parents) :-

(1) سرپرستوں کا تعاون اور طلباء کی ہمت افزائی ان کے اکتساب کو فروغ دیتا ہے۔ تعلیم کے

بارے میں والدین کا مثبت رویہ بجانب مدرسہ، مدرسین اور دوست و احباب طلباء میں اکتساب کی آمادگی پیدا کرتے ہیں۔ منفی رویہ تعلیم کی قدر کو گھٹا دیتا ہے۔

(2) والدین کی اعلیٰ تمنائیں بچوں پر ان کی استعداد کے خلاف زیادہ دباؤ ڈالتی ہیں۔

(3) کٹر والدین، خلل انداز والدین اور ناشائستہ زبان استعمال کرنے والے والدین پریشانی پیدا کرتے ہیں۔

(4) حقیقت پسندانہ استحسان اور تنبیہ سے بچوں کو اپنے حسن و قبح جاننے کا موقع ملتا ہے۔

(5) بہت زیادہ مجہول والدین، بہت زیادہ دلچسپی لینے والے والدین اور غیر ضروری تعریفوں کے

پل باندھنے والے والدین کے بچے خود غرض، دوسروں کے حقوق کو نظر انداز کرنے والے، جارح اور مدرسہ میں غیر ذمہ دارانہ رویہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(6) بچوں کے اسکولی تجربات میں دلچسپی سے اسکول اور تعلیم میں دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(VI) مدرس سے تعلقات (Relationship with Teachers) :-

اگر بچوں اور مدرس کے آپسی تعلقات خوشگوار ہوں تو ان کا تدریس میں تعاون، شراکت،

حصول اور تفہیم اعلیٰ درجہ کی ہوگی بچہ پر مدرس کا اثر اور کسی اور کے مقابلہ زیادہ اور متاثر کن ہوتا ہے۔ طلباء قریبی اور محفوظ تعلقات کے ذریعہ نہ صرف مختلف مضامین کی تعلیم کا اکتساب کرتے ہیں بلکہ حقیقی اقدار رویہ اور زندگی کا انداز بھی حاصل کر لیتے ہیں اس طرح کے قریبی تعلق کیلئے

(1) تدریس کے لئے مدرس کی اعلیٰ حوصلگی۔

(2) طلباء کے لئے فکر مندی

(3) اسباق کی تدریس میں وضاحت اور تنوع

(4) ضرورت مند کی رہنمائی

(5) مسائلی بچوں کی کونسلنگ یا مسائلی نکات

(6) علمی کمزوریوں کا تدارک۔

(7) تعمیر مشورے

(8) رفع شکوک کیلئے وضاحت طلب کرنے کی آزادی اور اپنے نقطہ نظر کی وضاحت۔

ان کے ذریعہ جماعت میں اکتساب کی ایک خوشگوار فضاء قائم ہو سکتی ہے۔

(VII) ساتھیوں سے تعلقات (Relationship with peer group) :-

ساتھیوں کا گروہ بھی اکتساب پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مدرسہ میں اکتسابی فضاء طلباء کے تعاون کے بغیر قائم ہونا مشکل ہے۔ اگر مدرس بچوں کی توجہ قائم رکھ سکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ بچوں کی دلچسپی کو برقرار رکھ سکتا ہے تو وہ تعاون کریں گے اور جماعت میں اکتسابی فضاء قائم ہو سکتی ہے۔ خود اکتسابی اور ساتھیوں کے ساتھ اکتساب یا گروپ میں اکتساب، معمول کے مطابق تدریس کے علاوہ ہو تو اکتسابی حوصلہ پیدا اور جاری رہ سکتا ہے۔ تعلیم متعدی ہوتی ہے اور غیر سماجی رجحانات جو تعلیم میں رخنہ ڈالتے ہیں ان کا سدباب ہو سکتا ہے۔

(VIII) اکتساب پر صحافت کا اثر (Media influence on learning) :-

اکتسابی مواد کی پیش کشی میں الفاظ کی فرد مائیگی اور تجریدی اظہارات پر قابو پانے کیلئے

گونا گوں ذرائع کا استعمال ناگزیر ہو چکا ہے جب رنگ بیان کرنے، بو، طبعی شکل (اندام) آواز اور حرکت الفاظ کے ذریعہ بیان کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے تو بصری اور سمعی آلات بشکل تصاویر، چارٹ، ماڈلس، ڈیاگرامس، نقشہ جات، گلوبس، آواز، موشن پکچر، ٹی وی ریڈیو وغیرہ مدرسہ کے مضامین کی تدریس اور تفہیم کو یقینی بنانے کیلئے استعمال کرتے ہیں آجکل بچے ٹی وی کے عادی ہو چکے ہیں اور ایک غیر متحرک انداز اختیار کرتے ہوئے کچھ اخذ کرنے سے قاصر رہتے ہیں کسی بھی ذریعہ کی عادت اکتساب کی سنجیدگی کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ میڈیا تین قسم کے ہیں۔ (1) پرنٹ میڈیا یعنی اخبارات (2) ٹیلی میڈیا۔ ٹی وی۔ انٹرنیٹ (3) سینما۔ دونوں میڈیا میں غیر اخلاقی مواد کی بھرمار ہے اور تعلیمی مواد کی برائے نام نمائندگی ہوتی ہے اس طرح میڈیا سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔

میڈیا کے منفی اثرات :-

- (1) سینما نے جرائم۔ بد اخلاقی۔ قانون شکنی وغیرہ کی ہمت افزائی کی ہے فلموں سے متاثر ہو کر بہت سے نوجوان مختلف انداز کے جرائم کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اگرچیکہ فلمی کہانیوں میں اخلاقیات پر مبنی نتائج پیش کئے جاتے ہیں لیکن طلباء منتخب برائیوں میں کشش محسوس کرتے ہیں۔
- (2) اخباروں میں ایسی رپورٹیں شائع ہوتی رہتی ہیں جن میں ذاتی خصوصیتیں، سیاسی، سماجی مخالفت اور مجرم جو قانون کے ہاتھوں سزا نہ پاسکے۔
- (3) اخباروں میں بے شمار رومانی داستانیں چھپتی ہیں۔ بے راہ رو نوجوانوں میں سماجی بغاوت اور دیگر جرائم پر دیدہ دلیری پسندیدہ ہوتی ہے۔
- (4) نوجوان ان واقعات کے انبساطی پہلو پر زیادہ دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں اور موقع ملنے پر کچھ جنسی جرائم کر بیٹھتے ہیں۔
- (5) سینما اور ٹی وی سیریس میں بھی بہت سارے بعید از اخلاق کردار پیش کئے جاتے ہیں۔
- (6) نوجوان میں نقالی کی صلاحیت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے وہ اپنے پسندیدہ ہیرو/ہیروئن کے انداز اختیار کر لیتے ہیں حتیٰ کہ بول چال پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ ان کی فلموں میں دلچسپی بڑھ جاتی